حبیب الرحمٰن بٹالوی

یہ آدم ہیں یا وحشتوں کے نشاں!

گولیاں، سسکیاں
دلدوز ہچکیاں
جانتی ہے یہ ماں
کس مصیبت، اذیت سے
ہوتے جواں
بچے مارے گئے
گلے کاٹے گئے
ان کے زخموں سے
بہتا
لہو تھا رواں
ان پھولوں نے جاں
اپنی واری کہاں
اے فلک!
ہاں! یہاں
تو نے دیکھا تھا ناں
چاروں اطراف سے
وہ چلیں گولیاں
کیسے چھلنی ہوئے
بیشتر نوجواں
بہن بھائیوں کا دل بھی تھا کرچی ہوا

روتے کرلاتے پھرتے تھے
باپ اور ماں
کہ کئی گھروں کی
بجھ گئی روشنی
اجڑ گئیں گودیاں
ٹوٹ گئیں چوڑیاں
رو پڑا آسماں
اور آہ و بکا سے
فضا بھر گئی
آزردہ سب کو
قضا کر گئی
میرے مولا!
ممتا کو دے حوصلہ
روتی ماؤں کو بدلِ حسیں لال دے
اور ان بے گماں
قاتلان جہاں
کو ٹھکانے لگا
اپنی رحمت سے
ہم سے
بلا ٹال دے

☆☆☆☆